سوال

(14)کیاحج تمتع کاوقت مقرر ہے ؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃاللہ وبرکاتہ

کیاحج تمتع کاوقت مقرر ہے اورکیاحج تمتع کرنے والاآٹھویں تاریخ سے قبل حج کی نیت کرسکتا ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃاللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ہاں!حج تمتع کاوقت مقرر ہے ۔ شوال ، ذی العقدۃ اورذی الحجہ کاپہلا عشرہ یہی حج کے مہینے ہیں اس لیے شوال سے قبل یا عید الاضحیٰ کی رات کے بعدحج تمتع کی نیت نہیں کی جا سکتی لیکن افضل یہی ہے کہ صرف عمرہ کی نیت کرے اوراس سے فراغت کے بعد صرف حج کی نیت کرے ۔ یہی صحیح حج تمتع ہے اوراگرکسی نے حج و عمرہ دونوں کی ایک ساتھ نیت کرلی تو اسے متمتع بھی کہا جائے گا اورقارن بھی اوردونوں حالتوں میں اسے قربانی کرنی ہوگی ایک بکرا ، اونٹ یا گائے کا ساتواں حصہ جیساکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ جس نے حج تمتع (حج اور عمرہ) کی نیت کی اسے جو جانورمیسر آئے اس کی قربانی کرے ۔ اگرقربانی کی قدرت نہیں رکھتا تو دس روزے رکھے ، تین دن ایام حج میں اورسات دن اپنے وطن میں ۔

حج تمتع میں عمرہ اورحج کے درمیان مدت کی کوئی تحدید نہیں اگرکسی نے عمرہ شوال کے اول ایام میں کیا تو عمرہ اور(آٹھویں ذی الحجہ کو)حج کے احرام کے درمیان مدت طویل ہوگی اس لیے افضل یہی ہے کہ آٹھویں ذی الحجہ کو ہی حج کی نیت کرے جیساکہ صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق کیا تھا ۔ صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین جب مکہ مکرمہ پہنچے توان میں سے بعض مفرد تھے اور بعض قارن ، آپ نے سب کو حکم دیاکہ عمرہ کے بعد احرام کھول دیں سوائے ان لوگوں کے جو قربانی کا جانورساتھ لائے تھے ۔

چنانچہ صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین نے طواف اورسعی کیا اوربال کٹواکر حلال ہوکر متمتع بن گئے ۔ اورپھر آٹھویں ذی الحجہ کو آپ نے ان سب کو اپنی اقامت گاہوں سے حج کی نیت کرنے کا حکم دیا ۔ اس لیے افضل یہی ہے لیکن اگرکوئی شخص شروع ذی الحجہ یا اس سے پہلے ہی حج کی نیت کرلیتا ہے تو بھی صحیح ہوگا ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

حج بیت اللہ اور عمرہ کے متعلق چند اہم فتاوی

صفحہ:23

محدث فتویٰ